افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۱ء

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۱ء

(فرمودہ ۲۶ دسمبر ۱۹۴۱ء برموقع جلسہ سالانہ قادیان)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ہم آج یہاں ظاہر میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ہم سب کی ظاہری شکل یہی ہے میری بھی اور آپ کی بھی یعنی آپ میں سے ہر فرد کی مگر اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہر شخص کے دل کی کیا کیفیت ہے۔ شاید ہم اس کیفیت کو خود بھی نہ سمجھتے ہوں۔ یا شاید بعض ہم میں سے اپنے دل کی قوت اور کمزوری کو ایک حد تک جانتے ہوں۔ پس ہمارے لئے نہایت ہی خوف اور ڈر کا مقام ہے کہ اگر آج ہم لوگ اس جگہ لوگوں کو دکھانے کے لئے نہ کہ خدا تعالیٰ کی خاطر اور اس کے دین کی خاطر جمع ہوئے ہیں اور ہمارے دل اس قسم کے جذبات سے خالی ہیں تو ہم خدا تعالیٰ کو بھی دھوکا دینے والے ہیں اور اس کے بندوں کو بھی۔ اسی طرح اگر ہمارے واعظ اس لئے یہاں آئے ہیں کہ لوگوں پر اپنی لسانی کا رُعب ڈالیں اور ان پر اپنے علم کا اظہار کریں اور اگر سامعین اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ ان کے متعلق سمجھا جائے کہ وہ جماعت کے مخلص فرد ہیں یا اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ اچھی تقریروں کے سننے کا انہیں چسکہ پڑا ہؤا ہے تو واعظ بھی یہاں سے گھاٹے میں جائے گا اور سامع بھی گھاٹے میں رہے گا لیکن میں آپ سب کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر آپ سے اس قسم کی غلطی ہوگئی ہے تو اب بھی اس کی اصلاح ہوسکتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر اچھا کام بِسۡمِ اللّٰہِ سے شروع کرنا چاہئے۔[1] یعنی کسی کام کے شروع کرنے سے پہلے اپنی نیت کو درست کر کے صرف خدا تعالیٰ کے لئے ہی کر لینی چاہئے۔ پھر فرماتے ہیں اگر کوئی بھول جائے مثلاً کھانا کھانے لگا ہے اُس وقت بِسۡمِ اللّٰہِ کہنا بُھول جائے مگر

کھانا کھاتے ہوئے یاد آ جائے تو اس وقت نیت کر کے کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ فِیْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ۔[۲] یعنی پہلے بھول گیا تھا۔ ایک بِسْمِ اللّٰهِ تو بھولنے کی کہتا ہوں اور دوسری اس کام کے متعلق جو کر رہا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا کہ دُہری بِسْمِ اللّٰهِ کہے۔ پس ہمارے رب نے ہمارے لئے نیت کی درستی اور اصلاح کا موقع رکھ دیا ہے اور جب تک انسان مر نہیں جاتا ہر مقام سے پیچھے ہٹ سکتا ہے۔ حتّٰی کہ اگر وہ شیطان کے دوش بدوش کھڑا ہو گیا ہو اور وہاں سے لَوٹنا چاہے تو بھی لَوٹ سکتا ہے۔

پس میں تمام دوستوں کو جو یہاں جمع ہوئے ہیں خواہ وہ واعظ ہوں یا سامع، نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی نیتوں کو درست کر کے خدا تعالیٰ کے آگے جُھک جائیں اور نہایت ہی دردمند دل کے ساتھ عرض کریں کہ اے ہمارے رب! ہم اس لئے یہاں جمع ہوئے ہیں اگر پہلے نہیں تو اب اپنی نیت کو درست کر کے اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ تا تیرا نام دنیا میں بلند ہو، تیری عظمت اور جلال دنیا میں ظاہر ہو، تیرا دین دنیا میں پھیلے، تیری حقانیت باطل پر غالب آئے، تیرے بھیجے ہوئے سردارِ انبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت دنیا میں ظاہر ہو، آپ کی لائی ہوئی شریعت دنیا میں پھیلے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن اور احادیث کی جو تشریح وتفصیل بیان فرمائی ہے لوگ اسے سمجھیں، اس پر ایمان لائیں اور اس پر عمل کریں۔ تا اے ہمارے رب! تیرے بُھولے بھٹکے بندوں کو ہم تیرے آستانہ پر لا سکیں۔ سب سے پہلے اپنے نفس کو، پھر اپنے اہل و عیال کو، پھر دوستوں کو، پھر ساری دنیا کے لوگوں کو جو صرف نام کے بندے ہیں تیرے حقیقی بندے بنا سکیں۔ جن کے دل سیاہ ہیں ان کے دل سفید کر دے تا کہ قیامت کے روز ان کے چہرے کالے نہ ہوں بلکہ بے عیب اور روشن ہوں۔ تُو ہم سے خوش ہو جائے کہ ہم تیرے گمراہ بندوں کو تیرے آستانہ پر لائے اور ہم تجھ سے خوش ہوں کہ تُو ہم سے راضی ہو گیا۔

پس اب بھی یہ نیت کی جا سکتی ہے۔ اب بھی اس نیت سے اپنے تمام کاموں کو زیادہ سے زیادہ مبارک اور مفید بنا سکتے ہیں۔

مَیں اِس مختصر تمہید کے بعد دعا کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آج جمعہ کا دن ہے جلسہ کا ضروری پروگرام بھی وقت پر ختم کرنا ہے اور جمعہ بھی وقت پر ادا کرنا ہے۔ میں دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے ساتھ مل کر اسی طرح جس طرح میں نے ابھی کہا ہے دعا کریں بے شک اپنے لئے

بھی دعا کریں مگر دین کی اشاعت اور غلبہ کے لئے ضرور دعا کریں تا اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہو اور تا یہ نیا اجتماع ہمارے لئے نئے علوم، نئی اُمنگیں، نئی کامیابیاں اور نئی خدا تعالیٰ کی رضائیں لانے کا موجب ہو۔ (الفضل یکم جنوری ۱۹۴۲ء)

۱؎ مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۳۱۹ مطبوعہ بیروت ۱۹۷۸ء

۲؎ ترمذی ابواب الاطعِمَة باب مَاجَاءَ فی التسمِیة عَلَی الطعامِ